انتخاب ـــــ مولانا حافظ شوکت علی۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ

حضرت شیخ الحدیثؒ ایک معالج روحانی

اوراد و وظائف اور معمولات

حضرت شیخ الحدیثؒ کی زندگی کے آخری سالوں کی تعلیمات و ہدایات اور مجالس راز سادات استاذ محترم مولانا عبدالقیوم حقانی نے "صحبتے با اہل حق" کے نام سے مرتب کئے ہیں ذیل کا مقالہ عنوان بالا کی مناسبت سے اس سے ماخوذ ہے جو مختصر ہونے کے باوجود جامع ہے جس سے حضرت شیخ کی روحانی معالج کی حیثیت سے سوانح کا ایک باب سامنے آجاتا ہے۔ (حافظ شوکت علی)

ازالۂ آسیب کا ایک آسان وظیفہ

(۳۰ ستمبر ۱۹۸۴ء) ایک شخص نے اپنے کسی متعلق کی آسیب کی شکایت کی۔ ارشاد فرمایا۔ جب اس پر آسیب کے آثار ہوں اور جنات تکلیف پہنچائیں تو آسیب زدہ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھیں شیطان اذان و اقامت سے بھاگتا ہے۔ جب آپ یہ عمل کریں تو اللہ پاک اسے نجات عطا فرمائیں گے (صحبتے با اہل حق صفحہ ۵۶)

دودھ میں برکت کا وظیفہ

(۱۹ اکتوبر ۱۹۸۴ء) ایک صاحب نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ بھینس دودھ نہیں دے رہی۔ ارشاد فرمایا۔ مٹی کا ڈھیلا لے آؤ۔ حضرت مدظلہ نے ڈھیلے پر دم کرنے کے لئے کچھ پڑھنا شروع کیا تو سب حاضرین سے فرمایا کہ سورہ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کریں۔ پھر معوذتین اور وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ تا عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔ سب حاضرین سے پڑھوائیں اور فرمایا کہ سب اس مٹی کے ڈھیلے پر دم کریں۔ احقر کو اس دوران یہ خیال رہا کہ حضرت مدظلہ جس طرح اپنے معمولات اور معاملات میں اپنے لئے کسی امتیاز کا اہتمام نہیں کرتے اسی طرح دم تعویذ میں بھی اپنے لئے کسی شخصی اور انفرادی امتیازات سے حتی الوسع اجتناب فرماتے ہیں۔ بلکہ شخصی امتیاز اور انفرادیت کی جہاں بھی کوئی ادنیٰ جھلک ابھرتی ہے آپ اپنے عمل و کردار اور حسنِ تدبیر سے اس کو دفن کر دیتے ہیں۔ ع

کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے (صحبتے با اہل حق ۸۶،۸۷)

بصارت میں برکت کا وظیفہ

(۸ جنوری ۱۹۸۵ء) ایک صاحب نے کمزوریٔ نظر کی شکایت کی تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا۔ نماز کے بعد گیارہ مرتبہ "یا نور" پڑھ کر ہاتھوں کی انگلیوں پر دم کر کے انہیں آنکھوں پر پھیر لیا کریں۔ علاوہ ازیں اکابر نے (۱) فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ (قٓ ۲۲)۔ (۲) اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ (النور ۳۴) پڑھ کر آنکھوں پر دم کرنا ازدیاد بصارت کے لئے مفید ہوتا ہے۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۸۹)

آفات و مصائب سے حفاظت کی ایک دعا

(۸ جنوری ۱۹۸۵ء) ارشاد فرمایا۔ حضرت عثمان غنیؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص روزانہ صبح اور شام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لیا کرے تو اسے کسی قسم کی مضرت اور تکلیف نہیں پہنچے گی اور نہ وہ پریشان کن حادثات سے دوچار ہوگا۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو وہ دعا یوں تلقین فرمائی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

(ترجمہ) "اس اللہ کے نام سے جس کے مبارک نام سے زمین اور آسمان کی کوئی چیز ضرر اور تکلیف نہیں پہنچا سکتی وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

یہ حدیث جب محدث ابانؒ نے اپنے حلقہ تلامذہ میں بیان فرمائی۔ تو دورانِ درس ان کے ایک شاگرد خاص نظر سے گھور گھور کر انہیں دیکھنے لگے۔ محدث ابانؒ ان کے گھور کر دیکھنے کی وجہ سے سمجھ گئے۔ دراصل دیکھنے والے کے دل میں یہ اعتراض آگیا تھا کہ جب حضرت عثمانؓ سے آپ نے یہ حدیث اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک ارشاد سن لیا تھا۔ تو یقیناً آپ نے اسے اپنے روزانہ کا معمول اور وظیفہ بنا لیا ہوگا۔ تو پھر آپ پر فالج کا حملہ کیونکر ہوا۔ جب کہ حدیث میں یہ دعا کے پڑھنے والے کے لئے ہر مصیبت سے حفاظت کی ضمانت ہے۔ جب کہ محدث ابانؒ فالج زدہ

ء - محدث آبان نے جواب بھی فرمایا ۔ کہ حدیث بالکل صحیح ہے اور اس میں جو وعدہ ہے وہ برحق ہے میرے ساتھ یوں معاملہ پیش آیا کہ ایک روز کسی معاملہ کی وجہ سے میں غصہ میں تھا اور غصہ مجھ پر اتنا غالب تھا ۔ کہ میں یہ دعا پڑھنا بھول گیا اسی روز فالج کا حملہ ہوگیا دراصل یہ تقدیر کا فیصلہ تھا چونکہ اللہ کی طرف سے مجھ پر فالج کا حملہ ہونا مقرر تھا اس لئے اس دعا کا پڑھنا بھلا دیا گیا ۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۱۰۹،۹۱)

زبان کھلنے کا وظیفہ

(۹ جنوری ۱۹۸۵ء) ارشاد فرمایا ۔ آپ کے چھوٹے بچے محمد قاسم کا کیا حال ہے ؟ ۔ (زیر خطاب حضرت استاد محترم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب جو کہ صحبتے با اہل حق کے مرتب ہیں حضرت شیخ الحدیث صاحب کے خادم خصوصی ہیں) عرض کیا کہ حضرت دو سال سے زائد ہونے کو ہے اور خوب سمجھدار ہوگیا ہے لیکن ابھی تک بات نہیں کر سکتا ۔ زبان نہیں کھلی جبکہ اس کے ہم عمر بچے کھل کر باتیں کرتے ہیں ۔

فرمایا ۔ زبان کھولنا اور بند کرنا یہ سب اللہ کی قدرت میں ہے ۔ شیرینی لے کر ۱۱ مرتبہ رب اشرح لی صدری ویسرلی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی پڑھیں اور شیرینی پر دم کرکے بچے کی زبان کے نیچے رکھ دیا کریں ۴۱ روز تک عمل کریں ۔ اللہ پاک اپنے کلام پاک کی برکت سے زبان کھول دے گا ۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۱۰۲،۱۰۱)

دردِ سر کا وظیفہ

(۲ اپریل ۱۹۸۶ء) حسب معمول حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ تو آج دارالعلوم کے بعض اساتذہ، طلبہ اور اضیاف کے علاوہ دارالعلوم کے مدرس مولانا اسیداللہ صاحب حاضر تھے ۔ انہیں موقع ملا تو عرض کردیا کہ حضرت پرسوں سے دردِ سر کی سخت تکلیف تھی ۔ آپ کا تعویذ باندھنا بھول گیا تھا اس دوران نیند غالب ہوئی تو خواب میں آپ کی زیارت ہوگئی ۔ میں نے دردِ سر کی شکایت کی ۔ آپ نے دوا عنائت فرمائی ۔ جب آنکھ کھلی دردِ سر پہلے سے بھی بڑھا ہوا تھا ۔ آپ کا ارشاد فرمودہ وظیفہ یاد آیا ۔ اور خواب میں آپ کا دردِ سر کی دوا عنائت فرمانا گویا ورد اختیار کرنے کی تعبیر دل میں بیٹھ گئی ۔ آپ نے بتایا تھا کہ جب دردِ سر ہو تو یہ وظیفہ کثرت سے پڑھو ۔ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ وَسُلْطَانِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ اللہ پاک شفائے کاملہ عطا فرمائے گا ۔ پڑھتا تو دردِ سر جاتا رہا ۔ اور اللہ پاک نے آرام بخشا ۔

حضرت شیخ الحدیث نے ارشاد فرمایا دردِ سر کے لئے یہ اوراد پڑھ کر دم کرنا یا لکھ کر اپنے پاس رکھنا بھی مفید ہے ۔ وبالحق انزلناہ وبالحق نزل، یاحی یاقیوم برحمتک استغیث ۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ یہ سارا نہ ہو سکے تو صرف سورۂ کوثر ۵ مرتبہ پڑھ کر دم کرنا بھی مجرب اور مفید ہے ۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۱۲۳،۱۲۲)

حل مشکلات کا ایک وظیفہ

(۱۰ دسمبر ۱۹۸۵ء) پنجاب سے مہمانوں کی ایک جماعت حاضر خدمت تھی رخصت ہوتے وقت دعا کی درخواست کی اور حل مشکلات کے لئے ورد اور وظیفہ طلب کیا تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم لا ملجأ ولا منجا من اللہ الا الیہ شب و روز میں کسی وقت بھی ۵۰۰ مرتبہ پڑھ لیا کریں ۔ یہ ضروری نہیں کہ سارا ایک ہی وقت پڑھا جائے ۔ وقفے وقفے سے بھی ۵۰۰ مرتبہ کی تعداد ۲۴ گھنٹے میں پوری کی جا سکتی ہے ۔

احادیث میں اس کو جنت کی کنجی قرار دیا گیا ہے ۔ جنت آرام و آسائش اور نعمتوں اور بھلائیوں کی جگہ ہے اس وظیفہ سے جنت کا راستہ بھی آسان ہو جائے گا اور دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ مشکلات آسان فرمائیں گے ۔ ہر مشکل کے لئے مفید اور مجرب ہے ۔ بعض احباب ایک روز پڑھ کر دوسرے روز نقد ثمرہ مانگتے ہیں ۔ حالانکہ بات ایسی نہیں ۔ یقین اعتماد علی اللہ اور مداومت لازمی ہے ۔ قرضوں کی کثرت، مالی مشکلات، دینی معاملات، تبلیغی اور تصنیفی کام، تعلیمی مشاغل، امتحانات میں کامیابی اس کی برکت سے اس نوع کے عقدے اللہ پاک حل فرماتے ہیں ۔

حل مشکلات کے لئے ہمارے اکابر نے ایک دوسرا وظیفہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ وضو کرکے روزانہ قبلہ رخ ہو کر ۵۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھا جائے ۔ درود کی کوئی خاص قید نہیں ہے البتہ درود ابراہیمی تو سب کو یاد ہے اور نماز میں بھی پڑھا جاتا ہے ۔ اس کا پڑھنا آسان رہے گا ۔ ہمیشہ کا یہ عمل بھی حل مشکلات میں مجرب ہے ۔ اصل چیز یقین اعتماد علی اللہ اور مداومت ہے ۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۱۵۹،۱۶۰)

طب روحانی اور اعمال قرآنی

(۲۹ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ) وزیرستان سے آئے ہوئے ایک مہمان نے عرض کیا ۔ حضرت اعمال قرآنی ساتھ لایا ہوں ۔ اس میں تعویذات، اوراد اور وظائف ہیں اجازت مرحمت فرمائیے ۔

حضرت شیخ الحدیث رح نے ارشاد فرمایا ۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رح نے امت پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ روحانی طب کو اعمال قرآنی کے نام سے ایک مستقل کتاب میں جمع کردیا ہے ۔ آیات اور اسمائے الٰہیہ ان کے خواص، برکات، نقوش اور فوائد کی تشریح کردی ہے ۔

حضرت تھانوی رح نے اعمال قرآنی میں جن شرائط اور قواعد اور جس طریقہ کے ساتھ اجازت دی ہے آپ کو وہی ملحوظ رکھنا ہوں گے اور ان کو ملحوظ رکھتے ہوئے اجازت ہے ۔ احقر کی طرف دیکھا تو مسکرا دیئے اور ارشاد فرمایا ۔ سب حاضرین کو بھی اجازت ہے ۔ راقم الحروف بھی ان خوش نصیبوں میں سے ایک ہے ۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۱۶۰،۱۶۱)

جیل سے رہائی کا وظیفہ

(۳ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ) بعد العصر حسبِ معمول شیخ الحدیث رح کی مجلس میں میں حاضر تھا اور بعض مضامین سنا رہا تھا کہ بلوچستان سے چار اصحاب کا ایک وفد خدمت حاضر ہوا۔ ان میں سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ ہمارا بچہ سولہ سال کا جہادِ افغانستان میں شریک ہوا۔ اور اب معلوم ہوا ہے کہ وہ کابل کی جیل میں ہے۔ ہم صرف اس کی رہائی کی دعا کرانے کی غرض سے حاضرِ خدمت ہوئے ہیں اور یہ بھی درخواست ہے کہ تمام مجاہدین جو روسی کارِل حکومت کی جیلوں میں ہیں۔ سب کی باعزت رہائی کی دعا فرما دیجئے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ، جہادِ افغانستان کا ذکر سنتے ہی ہمہ تن ادھر متوجہ ہوئے۔ مجاہدین کے دشمن کی جیل میں قید ہونے کی خبر پر رنجیدہ ہوئے پھر حاضرین سے جن میں آج زیادہ تر علماء اور طلبہ تھے۔ اور بعض مہمان بھی تشریف رکھتے تھے۔ مجاہدین کی رہائی اور فتح و نصرت کی دعا کی درخواست فرمائی۔ اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور دیر تک عجز و نیاز اور حد درجہ الحاح و تضرع کے ساتھ مجاہدین کی فتح اور قیدیوں کی رہائی کی دعا میں کرتے رہے۔ دعا سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا۔ قیدیوں کی رہائی کے لئے کثرت سے انا للہ و انا الیہ راجعون ۰ کا وظیفہ جاری رکھیں۔ اللہ پاک اس کی برکت سے آسانیاں فرما دے گا۔

قیدیوں کی رہائی کی نیت سے ان کے ورثاء اور متعلقین اور عام مسلمان ہر نماز کے بعد ۱۴ مرتبہ یا معیدُ کا ورد جاری رکھیں اوراد اور وظائف کی تلقین کے بعد پھر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور دیر تک مجاہدین کی فتح اور قیدیوں کی رہائی کی دعا کرتے رہے۔

(صحبتے با اہل حق صفحہ ۱۶۷)

علمی اور روحانی ترقیوں کے لئے نسخۂ اکسیر

ایک مجلس میں کسی صاحب نے اسم اعظم کے بارہ میں دریافت کیا۔ تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا۔ الولی الودود العلیم الحلیم الکریم الوھّاب ذوالطول یا ذالجلال والاکرام پڑھا کریں اس میں اسم اعظم بھی ہے۔ محبوبیت، تسخیر اور علمی و روحانی ترقیوں کے لئے اکسیر ہے ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لیں۔

(صحبتے با اہل حق صفحہ ۲۲)

گھٹنوں میں درد کا وظیفہ

ایک صاحب کے پاؤں میں درد تھا۔ آپ نے دم فرمایا اور اس کے ساتھ تمام حاضرین کو بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ وسلطانہ من شر ما اجد واحاذر پڑھنے اور درد والے حصے پر دم کرنے کی اجازت فرمائی۔ اور فرمایا ایک صحابی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ گھٹنوں میں درد ہے تو آپ یہی وظیفہ عمل میں لائے اور صحابی کو اس کی تعلیم فرمائی۔

(صحبتے با اہل حق صفحہ ۷۸)

اساتذہ سے تعلق زیادۃ حافظہ کا ذریعہ

دار العلوم کے ایک فاضل مہمان نے زیادۃِ حافظہ کے وظیفے کی درخواست کی۔ تو ارشاد فرمایا۔ آپ حضرات کو جو اپنی مادر علمی اور اساتذہ سے گہرا ربط اور تعلق ہے یہ بھی قوت حافظہ کے اسباب میں سے ایک ہے امام اعظم ابو حنیفہ رح کو جو تبحر علمی اللہ پاک نے عنایت فرمایا تھا۔ اس کے یقیناً بہت سے وجوہات ہونگے ان میں ایک اہم وجہ یہ بھی تھی۔ انہوں نے تمام زندگی اپنے استاد کے گھر کی طرف پاؤں نہیں پھیلائے اور نہ ادھر پاؤں کر کے سوئے۔ آج جو شیخ مدنی رح کا جگہ جگہ ذکرِ خیر ہے۔ اور ان کے علوم و فیوضات کا سلسلہ روز افزوں ہے اور اب جو ایک صاحب نے بتایا ہے کہ گوجرانوالہ میں الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے اس کی وجہ وہی ہے کہ شیخ مدنی رح نے اپنے استاد شیخ الہند رح کی خدمت کی۔ مالٹا کی جیل میں گئے اور ساتھ رہے۔ اور کسی ممکن خدمت سے دریغ نہیں کیا۔

(صحبتے با اہل حق صفحہ ۸۱)

بیماریوں کا روحانی علاج

(۱۱ رجب ۱۴۰۶ھ) حسب معمول بعد العصر مسجد شیخ الحدیث میں حضرت اقدس کی خدمت میں حاضری نصیب ہوئی۔ ٹانک سے علماء اور طلبہ کی ایک جماعت حاضر خدمت تھی۔ حضرت مدظلہ معروف گفتگو تھے۔ انہی میں سے ایک صاحب نے بیماری اور مختلف امراض کا ذکر کیا۔ تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا کہ پانی پیتے وقت۔ کھانا کھاتے وقت سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کر لیا کریں۔ اللہ تعالیٰ شفا بخشے گا۔ اس کا نام حدیث میں شافیہ آیا ہے۔ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو امراض کے لئے یہی نسخہ ارشاد فرمایا ہے۔ پڑھتے وقت طاق عدد کا خیال رکھیں۔ ایک بار، تین بار، پانچ یا سات بار ان اللہ وتر یحب الوتر۔ اللہ کی ذات وتر ہے اور وتر سے محبت رکھتی ہے۔

(صحبتے با اہل حق صفحہ ۱۷۵)

خیر و برکت اور اصلاح احوال کا وظیفہ

(۱۲ اگست ۱۹۸۶ء) حسب معمول عصر کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی مجلس میں حاضر ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ دار العلوم کے بعض اساتذہ، طلبہ اور افغان مجاہدین کا ہجوم تھا۔ نماز مغرب کا وقت قریب ہوا تو آپ نے وضو کرنے کا تقاضا ظاہر فرمایا۔ وضو سے فارغ ہوئے تو مولانا شوکت علی شریک دورہ حدیث شریف (احقر مرتب حال مدرس دار العلوم حقانیہ) نے عرض کیا۔ حضرت گھر میں کام کاج، خیر و برکت، وسعت اور اصلاح احوال کے لئے ایسا وظیفہ مرحمت فرمائیے۔ کہ گھر کی عورتیں بھی چلتے پھرتے آسانی سے اپنا معمول بنا سکیں۔ تو حضرت شیخ الحدیث رح نے ارشاد فرمایا:۔ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھ لیا جائے۔ علاوہ ازیں جو آپ نے اہلیہ

کے لئے کام کاج میں اللہ کی مدد اور برکت اور تھکان کے ازالہ کا کہا ہے ۔ تو ایسا ہی سوال ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا ۔ ہوا یوں تھا کہ حضرت فاطمہؓ کو معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لونڈیاں آگئی ہیں ۔ تو حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ گھر کا کام کاج میرے سر ہے ۔ جھاڑو دیتی ہوں ۔ صفائی کا کام کرتی ہوں اور گھریلو امور اتنے زیادہ ہیں کہ تھک جاتی ہوں ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپؐ کے پاس لونڈیاں آئی ہیں ۔ کیا ہی بہتر ہوتا کہ ایک لونڈی مجھے مرحمت فرما دیتے ۔ تو وہ میرے ساتھ گھر کے کام میں ہاتھ بٹاتی ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ آپ تو لونڈی چاہتی ہیں مگر اس سے بھی بہتر اور نافع چیز آپ کو دینا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ شام کو سوتے وقت ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ کر سو جایا کریں ۔ تمام دن کی تھکاوٹ دور ہو جائے گی ۔ کام میں برکت رہے گی ۔ خدا کی مدد شامل حال ہو گی ۔

حضرت فاطمہ رضؓ اس عطیہ سے بڑی خوش ہوئی ۔ اور فرمایا کہ مجھے لونڈی سے یہ عمل ہزار درجہ بہتر اور پسندیدہ ہے ۔ یہی وہ تسبیحات فاطمی ہیں جن کو مسلمان ہر نماز کے بعد پڑھتے ہیں ۔ اور خود میں نے بھی ان کو اپنی زندگی میں معمول بنایا ۔ ایک زمانہ تھا جب مجھے دار العلوم کے اہتمام وانتظام کے ساتھ ساتھ پچیس پچیس کتابیں بھی پڑھانا پڑتی تھیں ۔ دیوبند کے زمانہ تدریس سے قبل ہی قاضی ، صدرا ، شمس بازغہ ، امور عامہ ، مشکوٰۃ اور جلالین وغیرہ کتابیں مگر خدا کے فضل سے تسبیحات فاطمی معمول بنا لیا تھا ۔ تو تعب اور محنت ومشقت کی تھکان ختم ہو جاتی ۔ طبیعت میں نشاط اور سرور رہتا ۔ اور خدا کے فضل سے ہر کام کے لیے ایسا معلوم ہوتا گویا تازہ دم ہو کر اس کے لئے اٹھا ہوں ۔

حاضرین سے فرمایا آپ سب اس عمل کو اختیار کریں یہ پیغمبری نسخہ ہے ۔ آسان ہے مگر قدر وقیمت اور برکت وسعادت کے لحاظ سے بہت قیمتی اور وزنی ہے ۔ باری تعالیٰ سب کے لئے آسان فرما دے ۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ جب سے یہ وظیفہ معمول میں لایا گیا ہے ۔ اس وقت سے خیر وبرکت کا مظاہرہ کر رہے ہیں ۔ آج کا یہ سعادت درس وتدریس ، بہترین مشغلہ تسلی اور اطمینان کی زندگی حضرت شیخ الحدیثؒ کے نظر کرم اور شفقت کا حسین مظہر ہے ۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۲۵۱،۲۵۲)

خواب میں زیارتِ رسول ﷺ کا وظیفہ

خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت وملاقات اور اس کی فضیلت واہمیت پر گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت وملاقات کے لئے کوئی وظیفہ بھی مرحمت فرمائیے تو ارشاد فرمایا ۔ درود شریف وسیلہ قرب ہے ، کثرت درود سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت اور طلب پیدا ہوتی ہے جب سچی طلب کے ساتھ درود پڑھا جائیگا بزرگوں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات میں اس عمل کو مجرب بتایا ہے ۔

(صحبتے با اہل حق صفحہ ۱۲۵، ۱۲۶)

بچوں کا مٹی کھانے سے علاج

(۱۵ دسمبر ۱۹۸۷ء) ڈیرہ اسماعیل خان سے ایک فوجی افسر احسان الحق خان بابر تشریف لائے تھے ۔ کئی ایک مہمان موجود تھے ۔ دار العلوم کے بعض اساتذہ اور طلباء بھی حاضر مجلس تھے ۔ ڈیرہ کے مہمان نے عرض کیا کہ حضرت ! میرا ڈیڑھ سال کا چھوٹا بچہ ہے اسے مٹی کھانے کی عادت ہے مختلف تراکیب اختیار کیں مگر وہ باز نہیں آتا ۔ تو حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ نے ارشاد فرمایا ۔

مرغی کا انڈہ لے کر اسے پانی میں ابالیں جب پک جائے تو ٹھنڈا کر کے چھلکا اتار لیں ۔ اور سیاہی لئے بغیر باوضو ناخن سے یا پاک تنکے سے اس پر یہ آیت لکھ لیں ۔ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پھر تھوڑا تھوڑا کر کے بچے کو کھلاتے رہیں ۔ انڈہ قابض ہے وقفہ وقفے سے کھلاتے رہیں ۔ اس کی برکت سے اللہ پاک رحم فرما دے گا اگر اس کے اثرات جلد ظاہر نہ ہوں تو پھر دوسرے انڈے پر یہی لکھ کر بچے کو کھلائیں ۔ اللہ پاک رحم فرما دے گا ۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۳۴)

۳۱۳ کا عدد متبرک ہے

(۲۷ فروری ۱۹۸۳ء) ایک شخص نے عرض کیا ۔ جناب میں ہر وقت مصائب اور پریشانیوں میں گھرا رہتا ہوں ۔ تو ارشاد فرمایا ۳۱۳ مرتبہ لا الٰہ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ پڑھ لیا کریں ۔ اللہ تعالیٰ پریشانیاں دور کر دے گا ۔ یہ ۳۱۳ کا عدد بڑا متبرک ہے ۔ غزوہ بدر میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعداد ۳۱۳ تھی ۔ امام مہدی کے رفقاء کی تعداد بھی ۳۱۳ ہو گی اور لوط علیہ السلام کو رہائی دلانے والے اللہ کے نیک بندوں کی تعداد بھی ۳۱۳ تھی ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۱۳ کا عدد بڑا متبرک ہے ۔

(صحبتے با اہل حق صفحہ ۵۸، ۵۹)

دوا کے بعد دعاء

ایک صاحب نے عرض کیا کام زیادہ ہے وقت نہیں ملتا ۔ کوئی مختصر سا وظیفہ عنایت فرمائیں ۔ جس پر دوامًا عمل ہو سکے ۔ ارشاد فرمایا ۔ ہر نماز کے بعد ۱۹ مرتبہ یا حی یا قیوم برحمتک استغیث پڑھ لیا کریں ۔ غزوہ بدر کے موقع پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک چھپر بنایا گیا تو حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس چھپر میں خدا کے حضور سر بسجود رہے اور زبان مبارک پر یا حی یا قیوم برحمتک استغیث کی دعا جاری رہی ۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں نے توجہ سے سنا تو آنحضرت بھی دعا میں مشغول تھے ۔

انسان درجہ اسباب سے اپنا کام مکمل کرے ۔ پھر خدا کے حضور

انابت اختیار کرے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صف بندی فرمائی۔ گویا دوا کی اور پھر خدا کے حضور سربسجود ہوکر استغاثہ فرمایا اور دعا کی ۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۶۳)

قوتِ حافظہ کا ایک سبب

ارشاد فرمایا ۔ قوت حافظہ کے جہاں اور بہت سے اسباب ہیں ان میں اہم سبب اپنے اساتذہ کے لئے دعا کرنا بھی ہے ۔ جتنا بھی اس کا اہتمام کیا جائے گا ۔ قوتِ حافظہ میں اسی قدر زیادہ اضافہ ہوتا رہے گا ۔ ارشاد فرمایا ۔ تمہارے سامنے ایک بیمار ، معذور ، بہرے اور اندھے ڈھانچہ کی صورت میں میری تصویر ہے ۔ حقیقتاً ظاہراً بیمار ہوں ۔ میرے لئے بھی دعا فرماتے رہئے کہ اللہ تعالیٰ خدمت دین کے لئے شفائے کاملہ عطا فرمائے اور اخلاص کے ساتھ خدمتِ دین کے مواقع میسّر فرمائے ۔

(صحبتے با اہل حق صفحہ ۶۶، ۶۷)

دعا برائے حفظ و مطالعہ

ایک صاحب نے عرض کیا ۔ جب مطالعہ کرتا ہوں تو کچھ یاد نہیں رہتا ۔ مطالعہ کرنے سے پہلے کوئی ایسا وظیفہ اور دعا ارشاد فرمایئے جس کو معمول بنالوں اور خدا تعالیٰ مطالعہ آسان کردے ۔ ارشاد فرمایا ۔

(۱) ۔ مطالعہ سے قبل خدا کے حضور عاجزی اور انکساری سے زیادہ علم اور عمل صالح کی دعا کرلینی چاہیئے ۔ حدیث میں آتا ہے ہر چیز کا سوال خدا سے کرو ۔ حتیٰ کہ جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی خدا سے مانگو ۔ اس قدر وسعت کے باوجود قرآن حکیم میں جس دعا کا حکم دیا گیا ہے ۔ وہ صرف علم ہے ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ۔ قُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۔ یہ شیطان کا دھوکہ اور فریب ہے کہ بڑی چیزوں کا سوال تو خدا سے کرو ۔ مگر چھوٹی چیزوں کا سوال مناسب نہیں تو جیسا کہ میں نے عرض کیا ۔ بمقتضائے حدیث معمولی سے معمولی چیز تک خدا سے مانگنے کا حکم ہے ۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ازدیادِ علم کی دعا سکھائی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علم ، دنیا و مافیہا تمام نعمتوں سے بہتر اور افضل ہے تو مطالعہ سے قبل کم سے کم تین بار یہ دعا ضرور پڑھ لینی چاہیئے ۔ یہ تو اللہ پاک نے خود سکھائی ہے ۔

۲ ۔ دوسری دعا بھی وہی ہے جو قرآن مجید میں آتی ہے جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا کہ جاو فرعون کے سامنے ہماری توحید بیان کرو ۔ تو حضرت موسیٰؑ نے خدا کی بارگاہ میں التجا کی ۔ رب اشرح لی صدری ویسّر لی امری واحلل عقدۃً من لسانی یفقھوا قولی اس دعا کے پڑھنے سے شرح صدر ہوتا ہے اور اللہ پاک مشکلات اور اہم مباحث و مسائل کو آسان فرما دیتے ہیں

۳ ۔ تیسری دعا جو تخلیق آدم کے وقت اللہ پاک کی بارگاہ میں فرشتوں نے عرض کی تھی ۔ سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ان میں ہر دعا تین تین مرتبہ پڑھ کر مطالعہ شروع کیا جائے تو یقیناً

خیر و برکت سے معمور ہوگا ۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۶۵، ۶۶)

بھوک سے نجات اور دشمن سے حفاظت کا وظیفہ

(۲۴ ، نومبر ۱۹۸۴ء) ضلع ہنگو سے چند مہمان تشریف لائے تھے ۔ جاتے ہوئے وظائف کے خواستگار ہوئے ۔

ارشاد فرمایا ۔ شب و روز صبح اور مغرب کی نماز کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ سورۃ قریش بمعہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے پڑھ لیا کرو اوّل آخر درود شریف کا ورد بھی جاری رکھیں ۔ اس سورت میں دو قسم کے امن کا ذکر ہے ایک امن مِنَ الْجُوْعِ دوسرا امن مِنَ الْعَدُوِّ قریش کو اللہ پاک نے جوع سے نجات اور امن دیا تھا ۔ ساری دنیا بھوکی تھی مگر قریش کو بیت اللہ کے جوار کی وجہ سے تحفے اور نذرانے ملتے تھے ۔ اسی طرح اس دور میں پورے عالم میں بدامنی تھی ۔ ڈاکے اور لوٹ مار عام تھی مگر قریش کو احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا ۔ قربِ بیت کی وجہ سے ان کی دست بوسی ہوتی تھی ۔ اس سورت میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس بیت کی عظمت اور قربت کے طفیل تمہیں جوع اور عدو سے امن حاصل ہے چاہئے کہ اس بیت کے ربّ کے احکام کی اطاعت کی جائے ۔ ربّ البیت کی عبادت کی جائے ۔ ربّ البیت کے احسان کا شکریہ ادا کیا جائے ۔ آج ہمارے طبقہ علماء و طلباء کے ساتھ اللہ پاک کا عظیم احسان ہے ۔ دینی مدارس میں ہمارے علماء طلباء کو الحمد للہ دونوں وقت متوسط درجہ کا کھانا مل جاتا ہے ۔ بود و باش ، قیام اور اس نوع کی جملہ ضروریات غیب سے پوری ہو رہی ہیں ۔ یہ سب دین کی برکتیں ہیں عام لوگوں کی نسبت ہمارے طبقہ کو اللہ تعالیٰ کی زیادہ شکر گذاری اور عبادت کرنی چاہیئے ۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۱۲۰)

کثرتِ استغفار

۳۱۳ مرتبہ استغفار پڑھ لیا کریں ۔ یہ عدد مبارک ہے اور استغفار کی برکتیں تو ایسی ہیں کہ خود اللہ ربّ العزت نے اپنے کلام میں بیان فرمائی ہیں ۔ استغفار سے گناہوں کی میل زائل ہوجاتی ہے جب کپڑا میلا ہوجاتا ہے یا اس پر میل کے داغ لگ جاتے ہیں تو صابن سے اس کو دھوتے ہیں اس کو خوب مانجھتے ہیں اور رنگ سازوں کے اصول بھی یہی ہیں کہ کپڑے پر ایک رنگ چڑھانے یا نقش و نگار کرنے کے لئے اولاً اس کی خوب صفائی کرتے ہیں اور میل کچیل کو دور کر دیتے ہیں تب اس پر رنگ چڑھتا اور نقش جمتا ہے اسی طرح ہمارا نفس بھی گناہوں کی میل سے آلودہ ہے جس طرح بھی کثرت سے استغفار پڑھیں گے گناہوں کی میل دور ہوگی ۔ اور عبادت نماز ، روزہ ، ذکر و فکر سے حسین نقوش اور عبودیت کا جمیل رنگ چڑھتا جائے گا ۔ مجاہدِ اعظم حاجی صاحب ترنگ زئیؒ بھی اپنے متوسلین کو کثرت سے استغفار کی تلقین کرتے تھے ۔ جب بیمار پرسی کی غرض سے میں حاضرِ خدمت ہوا تھا تو اس وقت میرے ساتھ کئی ایک ساتھی تھے ۔ سب نے اپنی مختلف حاجات

کے لئے جب وظائف مانگے تو انہوں نے سب کو ۳۰۰ مرتبہ استغفار پڑھنے کی تلقین فرمائی ۔ جب ساتھیوں نے اس پر تعجب کا اظہار کیا تو فرمانے لگے میں نے تو قرآن سے آپ کے مسائل کا جواب دیا ہے:۔ فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفاراً ۰ یرسل السماء علیکم مدراراً ویمددکم باموال و بنین و یجعل لکم جنٰت و یجعل لکم انہاراً ۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۱۲۱،۱۲۲)

(۲۹ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ)

خارش اور پھوڑا پھنسی کا روحانی علاج

مجلس شیخ الحدیث میں حاضری دی۔ بعض دور دراز علاقوں سے دارالعلوم کے فضلاء حاضر خدمت تھے طلبہ کا بھی ہجوم تھا شہر کے لوگ بھی آجا رہے تھے ۔ تعویذات اور دعاؤں کا سلسلہ بھی جاری تھا ایک فاضل نے خارش کی شکایت کی ۔ تو ارشاد فرمایا: بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا اس دعا کو سات مرتبہ پڑھ کر مٹی کے ایک صاف ڈھیلے پر دم کریں۔ پھر اس ڈھیلے کو جہاں خارش ہوتی ہے ۔ یا پھوڑا پھنسی ہے ۔ یا زخم ہے وہاں تین مرتبہ پھیر لیا کریں دن میں تین مرتبہ یہ عمل کریں ۔ اللہ پاک شفا عطا فرمادے گا ۔ احقر نے سنا تو خواہش ظاہر کی حضرت مجھے بھی اجازت مرحمت فرمائیں ۔ میری درخواست پر مسکرا دیئے اور بڑی دلنواز نگاہوں سے شفقت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ۔ تجھے بھی اجازت ہے حاضرین کو اور سب کو اس کی اجازت ہے ۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۱۶۰)

باہمی اتفاق اور خانگی الفت کے لئے ایک نسخۂ اکسیر

اسی مجلس میں ایک صاحب نے عرض کیا: حضرت گھر میں افتراق اور ناچاقی رہتی ہے زندگی اجیرن اور پریشانی میں گذر رہی ہے ۔ اہل خانہ اور کچھ رشتہ دار بے اعتنائی برتتے ہیں ۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا یہ ساتھ بازار سے کسی دکان سے چینی یا کوئی میٹھی چیز لے آئیں ۔ وہ صاحب جب شیرینی لے آئے تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے شیرینی پر سات مرتبہ یہ آیتیں پڑھیں اور شیرینی پر دم فرمایا :۔

(۱) ھو الذی ایدک بنصرہ ...... الخ

(۲) ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت سیجعل لہم الرحمن وداً

(۳) ومن الناس من یتخذ من دون اللہ انداداً یحبونہم کحب اللہ والذین آمنوا اشد حباً للہ ۔

شیرینی اس صاحب کو واپس کردی تو احقر کے دریافت کرنے پر فرمایا ۔ زوجین میں الفت، خاندان میں اتفاق اور جائز محبت کے لئے یہ آیتیں تریاق اعظم اور نسخۂ اکسیر ہیں ۔ یہ آیتیں شیرینی پر دم کر کے خود بھی کھائیں اور متعلق افراد کو بھی کھلائیں ۔ آیتیں پڑھنے کے بعد اللہ سے دعا بھی مانگنی چاہئیے اللھم الف بین قلوبہم اے اللہ فلاں کو فلاں سے الفت پیدا کر اور ان میں محبت پیدا کردے ۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۲۳۰)

تہجد کے لئے چارپائی الٹ دی جائے

اسی مجلس میں شاہ بلبن کا ذکر ہوا تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا ۔ موصوف اور بڑے متقی، پرہیزگار اور خدا پرست انسان تھے ۔ گھر میں ایک ہزار لونڈیاں تھیں اکثر کو قرآن حفظ تھا ۔ انہوں نے اپنے اہل خانہ کو تاکید کر رکھی تھی کہ جب تہجد کا وقت ہو تو مجھے لازماً اٹھایا جائے اور اگر میں سستی کروں یا کسل ہو تو مجھ پر چارپائی الٹ دی جائے ۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۲۲۹)

موذیات سے حفاظت

اسی مجلس میں ارشاد فرمایا کہ اگر کسی جگہ موذیات سانپ، بچھو وغیرہ خطرہ ہو یا زیادہ ہوں تو پانچ میخیں لے کر ان پر چالیس مرتبہ ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین ۰ پڑھ کر دم کریں اور چار میخوں کو چاروں کونوں میں اور میخ وسط میں گاڑ دیں ۔ اللہ پاک موذیات کے شر سے اور نقصان سے محفوظ فرمادے گا ۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۲۳۰)

جب چیونٹیاں تنگ کریں

دارالعلوم کے ایک طالب علم نے شکایت کی کہ حضرت ہمارے کمرے میں چیونٹیاں بہت زیادہ ہیں اور ستاتی ہیں ۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے مٹی منگوائی اور اس پر یہ آیت پڑھ کر یایہا النمل ادخلوا مسٰکنکم لایحطمنکم سلیمٰن وجنودہ وھم لایشعرون ۰ (ترجمہ) "اے چیونٹیو! اپنے سوراخوں میں جا گھسو کہیں سلیمان ؑ اور ان کا لشکر تمہیں روند نہ ڈالے اور انہیں خبر بھی نہ ہو ۔ ارشاد فرمایا ۔ اس مٹی کو چیونٹیوں کے راستے پر بکھیر دو اللہ پاک اپنے کرم سے ان کی اذیت سے محفوظ فرمادے گا ۔ اور پھر آیت کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا ۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حیوانات اور چیونٹیوں تک اپنی جنس سے ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ ہوتا ہے ۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی فوج کی آمد کا اندیشہ ہوا تو چیونٹیوں کے سردار نے کہا ۔ اور اپنی جنس کے تمام افراد کو خطاب کرتے ہوئے کہا ۔ یایہا النمل اے چیونٹیو! اپنے سوراخوں میں جا گھسو تاکہ سلیمان ؑ اور ان کا لشکر تمہیں روند نہ ڈالے اور انہیں خبر بھی نہ ہو ۔ وھم لایشعرون سے پیغمبر کی عظمت، ادب اور احترام کی طرف اشارہ ہے کہ خود پیغمبر کسی بھی مخلوق کے لئے تکلیف اور اذیت کا ذریعہ نہیں بنتا ۔ اور اگر ہمیں ان سے اذیت پہنچے گی ۔ تو وہ قصداً نہیں ہوگی ۔ بلکہ انہیں خبر تک نہ ہوگی ۔ فقہائے نے لکھا ہے کہ آدمی کو راستے پر چلتے ہوئے محتاط رہنا چاہئیے کہیں چیونٹیوں کی اذیت کا ذریعہ نہ بن جائے ۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۲۳۰،۲۳۱)

جب رات کو نیند نہ آئے

(۱۶ دسمبر ۱۹۸۶ء) ایک صاحب نے عرض کیا ۔ حضرت رات گئے تک نیند نہیں آتی بے چین اور پریشان رہتا ہوں ۔ تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد

فرمایا۔ (۱) سوتے وقت درود شریف پڑھا کریں کہ درود شریف میں جمالیت ہے۔ دماغ کو سکون پہنچتا ہے۔ نیند کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔

(۲) پریشانی ہو، خیالات اور وساوس ہوں اور نیند نہ آئے تو سوتے وقت یہ وظیفہ کثرت سے پڑھے ہے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیٰطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ اَنْ يَّفْرُطَ عَلٰی اَحَدٌ اَوْ اَنْ يَّطْغٰی عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (صحبتے با اہل حق ۳۴)

پیغمبر کو زیادۃ علم کی دعا کا حکم دیا گیا

(۱۳ رجنوری ۱۹۸۳ء) ارشاد فرمایا۔ قرآن کریم اور احادیث میں کثرت سے دعاؤں کی تعلیم دی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ ہر چیز کا سوال خدا سے کرو حتی کہ اگر جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی خدا سے مانگو دعا مانگنے پر باری تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور قبول فرماتے ہیں! ادعونی استجب لکم مگر یاد رہے کہ خداوند قدوس اور اس کے سچے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں بھی یہ تعلیم نہیں دی کہ یہ دعا مانگی جائے کہ اللہ مجھے سلطنت دے یا میری سلطنت کو طول دے اور میری دنیا و دولت اور حکومت میں اضافہ کر۔ بلکہ ربّ العزت نے یہ دعا تعلیم فرمائی کہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یا اللہ میرے علم کو اور بڑھا دے۔ یعنی علم کا سوال اور دعا منصوص کر دی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علم کی نعمت بہت بڑی نعمت ہے جس کے لئے دعا اور سوال کرنا پیغمبر کو بھی تعلیم فرمائی گئی تو بہتر یہی ہے کہ ہم بھی اس دعا کو اپنا معمول بنالیں اور ہر نماز کے بعد تین بار پڑھا کریں۔ تاکہ باری تعالیٰ اپنی مرضیات کا علم و یقین عطا فرما دے۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۵۱)

والدین کو نظر شفقت سے دیکھنا

(۶ راگست ۱۹۸۴ء) خدمت والدین کا ذکر چلا تو ارشاد فرمایا۔ جو شخص والدین کو ایک بار محبت اور شفقت کی نظر سے دیکھتا ہے اسے ایک حج مقبول کا ثواب ملتا ہے۔ جیسا کہ حدیث کا مضمون ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ والدین کو ایک بار شفقت کی نگاہ سے دیکھنا گویا حج مقبول کی سعادت اور اجر و ثواب حاصل کر لینا ہے۔ تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا۔ اگر ایک شخص دن میں سو مرتبہ والدین کو محبت کی نظر سے دیکھے تو کیا اسے سو حجوں کا ثواب ملے گا۔ تو آپؐ نے فرمایا اس میں تعجب کی کونسی بات ہے اللہ کی رحمت کے خزانے انسانی ذہن اور تصور کی وسعت سے بہت زیادہ وسیع ہے۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۷۳)

استغفار کی ہمہ جہتی برکات

(۷ راگست ۱۹۸۴ء) ایک صاحب نے بیعت ہونے کی درخواست کی۔ تو ارشاد فرمایا:۔ لکل فن الرجال یہ آپ کا حسن ظن ہے۔ اللہ پاک اجر عظیم عطا فرما دے۔ میں آنے والے احباب کو عام طور پر استغفار کی تلقین کرتا ہوں حضرت حسن بصری بھی کثرتِ استغفار پر زور دیا کرتے تھے۔ ان کے پاس ایک شخص حاضر ہوا۔ عرض کیا حضرت میری اولاد نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا کثرت سے استغفار پڑھا کرو۔ ایک دوسرے صاحب آئے کہ حضرت بارش نہیں ہو رہی۔ فرمایا اہل شہر کثرتِ استغفار کریں۔ ایک اور صاحب آئے اور رزقِ حلال کی درخواست کرائی۔ فرمایا تم بھی استغفار پڑھا کرو۔

حاضرین میں ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت جو بھی آیا آپ نے استغفار پڑھنے کی تلقین و تاکید فرمائی حالانکہ سب کے مسائل اور مقاصد مختلف تھے تو حسن بصری نے جواب دیا۔ بھائی! یہ کوئی میں نے اپنی طرف سے نہیں بتایا بلکہ خود اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں ان امور میں کثرتِ استغفار کی تاکید کی ہے اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں:۔ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ (ترجمہ) "اور قوم کو کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور بنا دے گا تمہارے واسطے باغ اور تمہارے لئے نہریں بہا دے گا۔" (صحبتے با اہل حق صفحہ ۷۴،۷۵)

زبان پر جاری ہونے والا سب سے پہلا اور آخری کلمہ

اسی مجلس میں یہ بھی ارشاد فرمایا تم خود ماشاء اللہ سمجھ دار ہو۔ بچے کی والدہ سے بھی کہہ دو کہ بچے کو اللہ اللہ سکھائیں۔ سب سے پہلا کلمہ جو اس کی زبان سے صحیح ادا ہو وہ اللہ ہی کا نام ہو۔ جب زبان پر جاری ہونے والا پہلا کلمہ اللہ کا نام ہو اور مرتے وقت زندگی کا سب سے آخری کلمہ بھی اللہ کا نام لینے کی سعادت میسر ہو جائے تو پھر وسط میں اگر ہزار سال عمر ہو تو اللہ پاک اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں کیونکہ معصیت اور گناہ کے ہزار سال محصور بین الحاصرین ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ احادیث میں بھی آیا ہے من کان اٰخر کلامه لا اله الا الله دخل الجنة اس لئے احادیث میں خاتمہ بالخیر کی دعا کرتے رہنے کی بہت تاکید آئی ہے۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۱۰۲)

مرض الموت میں ذکر الٰہی کی تلقین

ارشاد فرمایا۔ مگر یاد رہے کہ مرض الموت کی حالت میں اولاً کلمہ شہادت کی تلقین کی جاتی ہے۔ اگر اس کی ادائیگی شاق ہو تو کلمہ توحید اور اگر یہ بھی شاق ہو جائے تو اِلَّا اللہ اور اگر اس کی ادائیگی بھی شاق ہو تو مریض کے سامنے صرف اللہ کا نام لیا جاتا رہے۔ مریض کو سختی سے کلمہ کی تلقین نہ کی جائے کہ اللہ کا نام لو۔ بلکہ اس کے سامنے نرم لہجہ میں محبت کے ساتھ اللہ کا نام لیا جاتا رہے۔ غالباً حضرت مالک بن دینارؒ مرض الموت میں تھے کہ بعض شاگردوں نے ان کے سامنے اونچی آواز سے کلمہ پڑھنا شروع کیا تو حضرت مالک بن دینارؒ نے ایک بار کلمہ پڑھ کر سکوت اختیار کر لیا۔ بعض حاضرین کلمے کے بار بار پڑھنے پر اصرار کرنے لگے۔ کہ مسلسل کلمہ پڑھتے

رہے ۔ حضرت مالک بن دینارؒ نے فرمایا کہ میں نے ایک بار اونچی آواز میں کلمہ پڑھ لیا ہے۔ اس میں صادق ہوں۔ دوبارہ تلقین کی ضرورت نہیں۔

(صحبتے با اہل حق صفحہ ۱۰۳)

مرض الموت کی حالت میں نکلنے والے غیر شرعی کلمات کا اعتبار نہیں

ارشاد فرمایا کہ فقہا عظام نے لکھا ہے کہ نزع کی حالت میں اگر انسان سے ناشائستہ یا غیر شرعی کلمات انسان کے منہ سے نکلیں تو ان کا اعتبار نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ بعض اوقات ناسمجھی اور کم فہمی اور نزع کی تکلیف اور کرب والم کی وجہ سے ناشائستہ کلمات بھی انسان کی زبان پر آجاتے ہیں اور بعض اوقات ایک دوسرے عالم کے کلمات ہوتے ہیں۔ جن پر عالم دنیا میں حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

ایک مرتبہ ایک اللہ والے مرض الموت میں تھے انہیں کلمہ کی تلقین کی گئی۔ اور پھر اس پر اصرار کیا جانے لگا۔ مگر اس خدا کے نیک بندے نے کلمہ پڑھنے سے انکار کردیا۔ حاضرین و متعلقین اس کے انکار پر پریشان ہوگئے۔ مگر اچانک خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ اللہ والے ہوش میں آگئے۔ آنکھیں کھلیں تو حاضرین نے پوچھا حضرت کیا ہوگیا تھا۔ آپ تو کلمہ پڑھنے سے بھی انکار کر رہے تھے۔ فرمایا، نہیں مجھے تو کلمہ پڑھنے کی کسی نے تلقین ہی نہیں کی انکار کیسے؟ دراصل میرا انکار شیطانی کلمہ پڑھنے سے تھا۔ کہ شیطان نے مجھے کلمہ شرک کہلانے کی ترغیب دی اور اصرار کیا تو میں نے شدت سے کر انکار کردیا۔ یہی وجہ ہے کہ فقہاء نے حالتِ نزع کے کلمات اور واقعات کا کوئی اعتبار نہیں کیا۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۱۰۳)

پسندیدہ دُرود

(۲ر اپریل ۱۹۸۵ء) ایک صاحب کو صبح و شام مختلف اوراد اور وظائف تلقین فرماتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ دن میں سو مرتبہ یہ دُرود شریف بھی پڑھ لیا کرو۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما تحبّ وترضیٰ عدد ما تحبّ وترضیٰ

ارشاد فرمایا مجھے یہ دُرود بے حد پسند ہے ایک دُرود تو یہ ہے کہ ہم اپنی طرف سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات ذکر کریں اور اپنے فہم اور عقل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نزولِ رحمت کی تعیین کریں۔ دوسرا یہ خود اللہ پاک اپنے بے پناہ فضل وکرم سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے شایانِ شان اپنی رحمتیں نازل فرمادے۔ حضرات محدثین نے دوسری صورت کو ترجیح دی ہے ہم اللہ کی رحمتوں کی جس نوع کی بھی تعیین کریں گے وہ ناقص ہوگی۔ آپ کی اعلیٰ اور ارفع شان کے ہرگز موافق نہ ہوگی۔ اور اس میں ایک گونہ سوءِ ادب کا بھی ایہام ہے۔ مجھے اس پر ایک قصہ یاد آیا۔

ایک بوڑھی عورت کا کسی جج کے پاس مقدمہ تھا حسن اتفاق سے جب فیصلہ بوڑھی کے حق میں ہوا تو اس نے جج کے لئے دعائیں دینا شروع کیں اور کہا کہ اللہ تجھے مزید ترقی دے اور تھانیدار بنادے۔ جج نے بوڑھی سے کہا محترمہ! تجھے کیا ہوگیا ہے میں نے تیرے ساتھ کیا برائی کی ہے کہ تو نے بد دعا دینا شروع کر دی ہے۔ بوڑھی نے کہا میں کب بد دعا دے رہی ہوں۔ میں تو آپ کی ترقی اور تھانیدار بننے کی دعا کر رہی ہوں۔ جج نے کہا کہ تھانیداری تو میرے موجودہ عہدہ سے کم ترین عہدہ ہے اور جج کی نسبت تھانیدار کی تو کوئی پوزیشن ہی نہیں ہوتی۔ بوڑھی نے کہا میں تو تھانیدار کو بڑا آدمی سمجھ رہی تھی۔ کہ ہمارے گاؤں کے سب لوگ اس سے ڈرتے ہیں اور سب اس کی قدر کرتے ہیں۔ تو جس طرح عورت نے اپنے خیال اور فہم وعقل سے ایک مرتبہ کی تعیین و تحدید کردی تو فائدہ کی بجائے نقصان ہوا۔ اسی طرح اگر ہم بھی اپنے عقل و فہم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نزولِ رحمت کی ایک نوع کی تعیین یا نزولِ برکت کی تحدید کردیں گے۔ تو یہ بوڑھی کی تحدید و تعیین سے کسی طرح بھی کم نہ ہوگی ہم کیا اور ہماری عقل کیا۔ تو اس دُرود میں ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ درخواست پیش کرتے ہیں کہ آپ کے بے پناہ فضل وکرم اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعتِ شان کے مناسب جتنی رحمتیں اور برکتیں آپ کی رضا اور پسند ہوں لا تعد ولا تحصیٰ نازل فرمائیے۔

(صحبتے با اہل حق صفحہ ۱۱۱)

اللہ کا ذکر روحِ کائنات ہے

(یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۰۶ھ) حسب معمول حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے عصر کے بعد کی مجلس میں حاضر ہوا۔ ذکر کی فضیلت کا بیان جاری تھا۔ ارشاد فرمایا۔ ذکر اللہ، روحِ کائنات ہے، لفظ اللہ تمام صفات و کمالات کا جامع ہے۔ جب تک اللہ کا نام لیا جاتا رہے گا کائنات قائم رہے گی۔ اور قیامت نہیں آئے گی۔ مگر ایک وقت آئے گا جب الحاد اور دہریت کا غلبہ ہوجائے گا۔ اللہ کا ذکر، اللہ کی یاد، دلوں سے اُٹھ جائے گی بھولے سے بھی کوئی اللہ کا نام نہیں لے گا۔ تب اسرافیل کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا۔ اور قیامت قائم ہوجائے گی۔ گویا عالم کی بقا اور کائنات کے وجود کا دارومدار ذکر الٰہی پر ہے۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۱۶۲)

اشرار و شیاطین سے حفاظت کے اوراد

اسی مجلس میں آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قرآن اور حدیث میں اشرار سے حفاظت، شیاطین سے تحفظ اور بچاؤ کے اوراد کثرت سے آئے ہیں۔ سب سے بڑا وظیفہ خدا پر اعتماد و التجا ہے۔ ارشاد فرمایا۔ صبح سویرے نماز کے بعد بلکہ ہر نماز کے بعد کم از کم ایک مرتبہ (۱) بسم اللہ الذی لا یضرّ مع اسمہٖ شیئٌ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم (۲) اعوذ بکلمات اللہ التامّۃ کلّھا من شرّ ما خلق ۳۔ اور معوذتین پڑھنے کا معمول بنالینا چاہیئے۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۱۶۳)

امام اعظم ابو حنیفہؒ کا معمول

امام اعظم ابو حنیفہ رحؒ کا تو نماز کے بعد دفع شر، شیاطین سے حفاظت اور مظالم سے پناہ و نجات کی خاطر یہ آیت پڑھنے کا معمول تھا اور مجھے بھی بے حد پسند ہے اور زندگی بھر اس کو معمول بنا رکھا ہے:۔ انی توکلت علی اللہ ربی وربکم ما من دابۃٍ الا ھو آخذ بناصیتھا

اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ہ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِہٖٓ اِلَیْکُمْ وَیَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ وَلَا تَضُرُّوْنَہٗ شَیْئًا۔ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ۔

آیت کریمہ کے ترجمہ پر غور کیا جائے تو ایمان تازہ ہوتا ہے اور یقین بڑھتا ہے خدا کی ذات پر توکل و بھروسہ ہر دابہ کا ناصیہ، ہر طاقت کی شہ رگ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ شیر ہو، کتا ہو، درندہ ہو، ظالم حکمران ہو، جن ہو کوئی طاقت ہو سب اللہ کے قبضہ میں ہیں۔ اس کے سامنے سب بے بس ہیں ان کا پکڑنا کوئی قدرت الٰہی سے بعید نہیں۔ مگر ڈھیل میں اس کی حکمت و مصلحت ہے۔ آپ اپنا کام کرتے جایئے۔ دنیا کی سب طاقتیں مل کر بھی کوئی ذرہ برابر نقصان بھی نہیں پہنچا سکتیں۔ جب اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ وہی محافظ، وہی ولی اور وہی نگہبان ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ اسے صبح و مغرب کی نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ آپ سب اس کو پڑھا کریں۔ اللہ کریم اس کی برکتوں سے نظر کرم فرمائے گا۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۱۸۹)

ایک اہم دعا جو حضور اقدس نے حضرت ابوصدیقؓ کو تعلیم فرمائی۔

ابھی یہ بات ہو رہی تھی۔ مغرب کا وقت قریب تھا کہ باجوڑ ایجنسی کے مشہور عالم مولانا مسیح اللہ خان صاحب حاضر خدمت ہوئے اپنا تعارف کرایا اور اپنی ایک تالیف کے عنوان اور سرخیاں سنائیں۔ اور اس پر تقریظ لکھنے کی درخواست پیش کی۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا۔ حضرت یہ آپ کا حسن ظن ہے میرا نام شاید آپ کو بھی کسی نے بہتر بتایا ہو مگر میرے اندر تو کوئی خوبی ہی نہیں۔ عیوب ہی عیوب ہیں آپ کا حسن ظن ہے انہوں نے درخواست کی حضرت! ادھر نماز کا وقت قریب ہو گیا ہے میں آپ کا وقت ضائع کرنا بھی نہیں چاہتا۔ مجھے اپنے تلمذ میں لے لو۔ اسے اپنے لئے آخرت کا توشہ سمجھتا ہوں۔ کوئی آیت یا حدیث مجھے پڑھا دو کہ نسبت کا شرف حاصل ہو۔ حضرت شیخ الحدیث نے ارشاد فرمایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو خصوصیت کے ساتھ جو دعا پڑھنے کی تاکید فرمائی تھی وہی پڑھ کر سنائے دیتا ہوں خدا تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں آداب کی توفیق بھی مرحمت فرمائے۔ وہ دعا یہ ہے:- رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ہ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۲۴۴)

کثرت ذکر اور حل مشکلات کا وظیفہ

بعض مہمانوں نے واپس جانے کی اجازت چاہی تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے بڑی تاکید سے فرمایا:- کثرت سے ذکر اللہ میں مشغول رہیں۔ روزانہ کم از کم ہزار مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کرتے رہیں اور ۵۰۰ سو مرتبہ درود شریف پڑھا کریں ہو سکے تو دن میں کسی وقت ۱۹ مرتبہ یا حیّ یا قیّوم پڑھ لیا کریں۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ اسم اعظم ہے پھر مہمانوں کے لئے دیر تک دعا فرماتے رہے۔ دورانِ دعا ایک صاحب نے عرض کی حضرت مصائب اور مشکلات میں گھرا ہوں۔ ارشاد فرمایا:- لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ لَامَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّآ اِلَیْہِ ہ کا وظیفہ جاری رکھیں اللہ پاک آپ کا حامی و ناصر ہوگا۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ ۲۴۱)

ایک جن کا دلچسپ قصہ

آپ حضرات بھی انا جعلنا فی اعناقھم الخ اور شاہت الوجوہ کا وظیفہ پڑھا کریں۔ اللہ پاک معاونت بھی فرمائیں گے اور محافظت بھی ہمارے اکابر اساتذہ اور اسلاف نے اس آیت کے ورد کے بے شمار فوائد اور ثمرات بیان فرمائے ہیں میں نے اپنے مشائخ سے ماموں اللہ بخش نامی جن کا قصہ سنا ہے اور بارہا سنا ہے جو احمد آباد سے بھاگ کر گنگوہ آ گیا تھا اور پھر یہاں اپنی آمد کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا کرتا تھا کہ میں نے احمد آباد میں ایک عورت کو ستانا شروع کیا تو اس کے رشتہ دار اس کے لئے کئی عاملوں کو لاتے رہے جو عامل بھی آتا۔ میں دھمکی، دھونس اور زد و کوب سے اس کا خوب نوٹس لیتا۔ آخر ایک ایسے آدمی کو لایا گیا جو بظاہر اپنے سادہ لباس اور وضع قطع سے ایک معمولی انسان معلوم ہوتے تھے۔ میں نے انہیں بھی دھمکی دے دی کہ تیری طرح بیسوں عامل آئے اور میرا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ اور میرے ساتھ چھیڑ خوانی پر کوئی اچھا خاصہ نتیجہ بھی مرتب نہ ہو سکا۔ میں نے عامل سے کہا کہ تیرا بھی وہی انجام ہوگا جو پہلوں کا ہوتا رہا۔

اتنے میں اس عامل نے اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلٰلًا الخ کی آیت پڑھنی شروع کر دی۔ مکمل کی تو میرے سامنے ایک بہت بڑی دیوار حائل ہو گئی۔ اب عامل نے مجھے کہا کہ عورت کو چھوڑ دو۔ ورنہ ابھی قید کرتا ہوں۔ میں اپنی ضد پر رہا اور عامل کو ایک دوسری دھمکی دے دی۔ کہ عامل نے پھر اس آیت کو پڑھا تو میرے پیچھے بھی ایک مضبوط دیوار کھڑی ہو گئی۔ پھر عامل آیت پڑھتے گئے اور میرے ارد گرد دیواریں چڑھتی گئیں۔ اور میں ایک مضبوط حصار میں بند ہو گیا اور اپنی نجات بھاگ جانے میں پائی۔ لہٰذا وہاں سے بھاگ کر اب گنگوہ حاضر ہوا اور یہاں آ کر پناہ لی ہے۔ بہرحال میں عرض کر رہا تھا کہ یہ سب قرآنی آیات اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے اوراد اور وظائف کی برکات ہیں جو مخلصین و صالحین کو حاصل ہوتے ہیں (صحبتے با اہل حق صفحہ ۳۸۴-۳۸۵)